فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

سواری پر وتر کی نماز

سوال:

سُنن نسائی کی تین حدیثوں میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے، حتّٰی کہ اس وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا کرتے تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تھا، پھر احناف کیوں کہتے ہیں کہ وتر نماز سواری سے اُتر کر پڑھنی چاہیے، (ڈاکٹر خالد اعوان)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

آپ نے سوال میں سُنن نسائی کی جن احادیث کا حوالہ دیا، وہ درجِ ذیل ہیں:

(۱) امام نسائی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

”عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُوتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ“۔

ترجمہ: ”نافع بیان کرتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر نمازِ وتر ادا فرماتے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے“۔ (سُنن نسائی: 1687)

(۲) ”عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ“۔

ترجمہ: ”حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اونٹ پر نمازِ وتر ادا فرماتے تھے“۔ (سُنن نسائی: 1688)

یہ وہ احادیث تھیں، جن میں سواری پر وتر پڑھنے کا ثبوت ہے اور وہ تمام احادیث جن میں یہ بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے وہ بالکل حق اور درست ہیں لیکن وہ حالتِ عذر پر محمول ہیں، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حالتِ عذر میں ہوتے تھے، کیونکہ آپ کے لیے سواری سے اترنا دشوار ہوتا تو آپ سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے اور اس پر تمام اَئمہ کا اتفاق ہے کہ عذر کی صورت میں سواری پر فرض نماز جائز ہے، لہٰذا وتر نماز بھی جائز ہوگی۔

احناف کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی کے وہ آثار ہیں، جن میں صراحت کے ساتھ سواری سے اتر کر وتر پڑھنے کا ذکر ہے:

(۱) ”عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ بِالْاَرْضِ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم كَانَ يَفْعَلُ كَذٰلِكَ“۔

(جاری ہے۔۔۔)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی

نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ترجمہ:''حضرت نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے اور وتر کی نماز زمین پر اُتر کر پڑھتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے، (شرح معانی الآثار: 2490)''۔

(۲)''عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى بَعِيرِهِ أَيْنَ مَا تَوَجَّهَ بِهِ فَإِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ نَزَلَ فَأَوْتَرَ''۔

ترجمہ:''مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر اپنے اونٹ پر جہاں کہیں اُس کا رُخ ہوتا، نماز پڑھتے تھے اور سحری کے وقت سواری سے اُتر کر (زمین پر) وتر پڑھتے تھے، (شرح معانی الآثار: 2491)''۔

(۳)''عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ ''فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُجَاهِدٌ رَآهُ يُوتِرُ عَلَى الْأَرْضِ وَلَمْ يَعْلَمْ كَيْفَ كَانَ مَذْهَبُهُ فِي الْوِتْرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَخْبَرَ بِمَا رَأَى مِنْهُ مِنْ وِتْرِهِ عَلَى الْأَرْضِ وَوِتْرُهُ عَلَى الْأَرْضِ فِيمَا لَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ قَدْ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيْضًا، ثُمَّ جَاءَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ وَأَبُو الْحُبَابِ فَأَخْبَرُوا عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَالْوَجْهُ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يُحْكِمَ الْوِتْرَ وَيُغَلِّظَ أَمْرَهُ ثُمَّ أَحْكَمَ بَعْدُ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي تَرْكِهِ''۔

ترجمہ:''نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر وتر پڑھتے تھے اور بعض اوقات سواری سے اُتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے''، امام طحاوی فرماتے ہیں: یہ ہوسکتا ہے کہ مجاہد نے حضرت ابن عمر کو زمین پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہو اور یہ نہ جانا ہو کہ سواری پر وتر پڑھنے کے متعلق اُن کا مذہب کیا ہے، لہٰذا انہوں نے یہ روایت کیا کہ حضرت ابن عمر نے سواری سے اُتر کر زمین پر وتر پڑھے اور اس سے ان کے سواری پر وتر پڑھنے کی نفی نہیں ہوتی کہ وہ کبھی سواری پر بھی وتر نماز پڑھا کرتے تھے، پھر سالم، نافع اور ابوالحباب آئے تو انہوں نے خبر دی کہ وہ سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے اور ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کو مؤکد اور واجب قرار دینے سے پہلے سواری پر وتر پڑھے ہوں اور جب آپ نے وتر کو واجب قرار دے دیا تو پھر اس کو ترک کرنے کی اجازت نہیں دی، (شرح معانی الآثار: 2494)''۔ امام طحاوی مزید لکھتے ہیں:

ترجمہ:''پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی تاکید فرمائی اور کسی کو اس کے ترک کرنے کی اجازت نہیں دی اور اس سے پہلے اس کی اس طرح تاکید نہیں تھی، پس ہوسکتا ہے کہ حضرت ابن عمر نے جو روایت کی ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر وتر پڑھے''، وہ وتر کو مؤکّد کرنے اور واجب قرار دینے سے پہلے کا واقعہ ہو، پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مؤکّد کر دیا اور سواری پر وتر پڑھنے کو منسوخ کر دیا۔ پس جس طرح کوئی شخص قیام کی طاقت رکھتا ہو تو وہ زمین پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا، اسی طرح جو شخص سواری سے اترنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لیے سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے اور اس جہت سے میرے نزدیک سواری پر وتر پڑھنا منسوخ ہو گیا اور یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے، (شرح معانی الآثار: 2499)''۔

(۱)''عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَقَالَ: زَعَمُوا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالْأَرْضِ''۔

ترجمہ:''ابن عون بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم سے پوچھا: ایک شخص سواری پر وتر پڑھتا ہے، انہوں نے جواب دیا: ان کا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین پر وتر پڑھتے تھے، (مُصَنَّف ابن أبي شَيْبَة: 25801)''۔

(۲) ''عَنْ بَكْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ بِالْأَرْضِ''۔

ترجمہ:''بکر بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو سواری سے اُتر کر زمین پر وتر پڑھتے، (مُصَنَّف ابن أبي شَيْبَة: 6915)''۔

(جاری ہے---)

(۳)''عَنْ مَنْصُوْرٍعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلٰى رَوَاحِلِهِمْ وَدَوَابِهِمْ حَيْثُ مَا كَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ، وَالْوِتْرَ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَهُمَا عَلَى الْاَرْضِ''۔

ترجمہ:''منصور بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے کہا: وہ لوگ (صحابۂ کرام) سواری پر نماز پڑھتے تھے خواہ ان کا منہ کسی طرف ہو، سوائے فرض اور وتر (نماز) کے، وہ ان کو زمین پر (قبلہ رُخ) پڑھتے تھے، (مُصَنَّف اِبن أَبِي شَيْبَة:6916)''۔

(۴)''عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَعَنْ أَبِيهِ، قَالَ:كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ''۔

ترجمہ:''ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: عُروہ اپنی سواری پر نماز پڑھتے، خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو اور جب وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو سواری سے اترتے اور وتر پڑھتے، (مُصَنَّف اِبن أَبِي شَيْبَة:6917)''۔

تَنْوِیْرُ الْاَبْصَار مَعَ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ میں ہے:''وَلَا يَصِحُّ قَاعِدًا وَلَا رَاكِبًا اتِّفَاقًا''۔

ترجمہ:''بالاتفاق وتر کی نماز بیٹھ کر پڑھنا صحیح نہیں اور نہ سواری پر پڑھنا صحیح ہے''۔

اس کی شرح میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''لِاَنَّ الْوَاجِبَاتِ لَا تَصِحُّ عَلَى الرَّاحِلَةِ بِلَا عُذْرٍوَعِنْدَهُمَا وَإِنْ كَانَ سُنَّةً، لٰكِنْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ كَانَ يَتَنَفَّلُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مِنْ غَيْرِعُذْرٍفِي اللَّيْلِ، وَإِذَا بَلَغَ الْوِتْرَنَزَلَ فَيُوْتِرُعَلَى الْاَرْضِ ''بَحْرٌ'' عَنِ ''الْمُحِيط''۔

ترجمہ:''اس لیے کہ واجبات کی ادائیگی سواری پر بلا عذر صحیح نہیں ہے، صاحبین کے نزدیک اگرچہ وتر سنت ہے، لیکن یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نوافل، عذر کے بغیر سواری پر ادا کیا کرتے تھے اور جب وتر تک پہنچتے تو سواری سے اترتے اور زمین پر وتر ادا کیا کرتے تھے، ''اَلْبَحْرُ الرَّائِق'' میں ''اَلْمُحِيط'' کے حوالے سے یہی روایت ہے، (حاشیہ ابن عابدین شامی، جلد4، ص:228، دمشق)''۔

سواری پر نوافل پڑھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ فرض اور وتر بغیر عذر سواری پر نہ پڑھے، ضرورت اور عذر کے پیشِ نظر سواری پر فرض نماز بھی ادا کی جاسکتی ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

''عَنْ عَمْرِوبْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانْتَهَوْا إِلٰى مَضِيقٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ، وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَأَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَأَقَامَ، أَوْأَقَامَ، فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَصَلّٰى بِهِمْ يُومِئُ إِيمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ''۔

ترجمہ:''حضرت یعلی بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پس وہ ایک تنگ جگہ پہنچے اور نماز کا وقت ہوگیا، اُن کے اوپر آسمان سے بارش برس رہی تھی اور نیچے زمین گیلی تھی، پس نبی ﷺ نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی یا صرف اقامت کہی، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر آگے بڑھے اور اُنہیں اشارہ سے نماز پڑھائی، آپ ﷺ سجدہ کو رکوع سے پست رکھتے تھے، (سُنن ترمذی:411)''۔

یہاں بر بنائے عذر سواری پر فرض نماز پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، کیونکہ آسمان سے بارش برس رہی تھی اور کوئی مُسَقَّف (Coverd) جگہ دستیاب نہیں تھی کہ سواری سے اتر کر خشک جگہ پر نماز پڑھتے اور نیچے زمین کیچڑ والی تھی اور اس سے آلودگی یقینی تھی۔

علاوہ ازیں امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

''عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهٗ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ

لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بنُ عُمَرَأَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الصُّبْحَ فنزَلْتُ فأوْتَرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، فَقُلْتُ بَلٰى وَاللهِ! قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُعَلَى الْبَعِيرِ''۔

ترجمہ: ''سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں رات کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے جا رہا تھا، پس سعید نے کہا: جب مجھے صبح ہونے کا خوف ہوا تو میں نے سواری سے اتر کر وتر پڑھے، پھر میں ان سے مل گیا، پس حضرت عبداللہ بن عمر نے پوچھا: تم کہاں تھے، میں نے کہا: مجھے صبح ہونے کا خوف ہوا تو میں نے سواری سے اتر کر وتر پڑھے، پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں عمدہ نمونہ نہیں ہے، میں نے کہا: کیوں نہیں! اللہ کی قسم! (یقیناً ہے)، انہوں نے کہا: پس بے شک رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے، (صحیح البخاری: 999)''۔ یعنی تم حالتِ عذر میں ہو، سفر کی مشقت ودشواری اور اندھیرا ہے، زمین پر اتر کر نماز پڑھنے کے سبب قافلے سے پیچھے رہ گئے، ان حالات میں تمہیں نہیں اترنا چاہیے تھا کیونکہ نبی ﷺ (عذر کے سبب) وتر کی نماز سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی ایک مسئلے کے بارے میں محض ایک یا دو روایات کو لے کر اس کے جواز یا عدمِ جواز کی بابت حتمی رائے قائم نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اس مسئلے سے متعلق جملہ روایات کو یکجا کیا جائے، اگر ان میں تطبیق ممکن ہو تو تطبیق کی جائے تاکہ تمام روایات پر اپنے اپنے احوال کے مطابق عمل ہو جائے اور اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو پھر دلائل سے کسی ایک روایت کو ترجیح دی جائے اور اس کے مقابل دیگر روایات کو منسوخ یا متروک العمل قرار دیا جائے۔ سواری پر وتر پڑھنے کے حوالے سے تطبیق ممکن ہے کہ عذر کی بنا پر وتر سواری پر پڑھے جاسکتے ہیں اور عام حالات میں فرض یا واجب نماز سواری پر پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، البتہ نفل نماز عذر کے بغیر بھی سواری پر پڑھی جاسکتی ہے، هٰذَا مَاعِنْدِي وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

مفتی منیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

6 فروری 2024